جنہیں خاتم النبیین ﷺ سے نسبت ہے

محمد طاہر عبدالرزاق

قیام پاکستان سے تھوڑا عرصہ بعد کی بات ہے۔ باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ تمام مکاتب فکر کے علماء سٹیج پر جلوہ افروز تھے، جو اتحاد امت کا ایک خوبصورت اور بہار آفریں منظر تھا۔ شمع ختم نبوت کے لاکھوں پروانے اپنے چہروں پر ایمان کی روشنی سجائے کانفرنس کے پنڈال میں ہر قربانی کا عزم لیے بیٹھے تھے۔ خطیب آتے رہے اور قادیانیت پر گرجتے برستے رہے اور حاضرین کے قلوب میں عشق رسول ﷺ کی بجلیاں بھرتے رہے۔ جلسہ گاہ، رزم گاہ بنتی رہی۔

رات کے اجلاس میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ خطاب کے لیے آئے۔ انہوں نے سٹیج پر کھڑے ہو کر حاضرین پر ایک گہری نظر ڈالی اور کہا مسلمانو! جب مسلیمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا اور تاج وتخت ختم نبوت پر قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کی تو سیدنا صدیق اکبرؓ ماہی بے آب کی طرح تڑپ اُٹھے اور فرمایا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابوبکر زندہ ہو اور اُس کے آقا ﷺ کی ختم نبوت پر کوئی ڈاکہ زنی کرے۔ حضور ﷺ کے وصال سے صحابہؓ کے دل زخمی تھے کہ مسلیمہ کذاب نے اس نازک وقت میں دعویٰ نبوت کر دیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان پرآشوب حالات کی قطعاً پرواہ نہ کی اور مسلیمہ کی جھوٹی نبوت کو پیوند خاک کرنے کے لیے لشکر روانہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب یہ لشکر رخصت ہونے کی تیاری کر رہا تھا۔ جہادی آیات پڑھی جا رہی تھیں۔ رزمیہ اشعار پڑھے جا رہے تھے۔ تلواریں تیز کی جا رہی تھیں، نیزوں کی انیوں کو آب دی جا رہی تھی۔ گھوڑوں پر کاٹھیاں ڈالی جا رہی تھی۔ جب لشکر روانہ ہوا تو صدیق اکبرؓ مجاہدین ختم نبوت کے اس لشکر کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔

مولانا شبیر احمد عثمانی نے فرمایا، اس وقت اس لشکر پر آسمان سے انوار وتجلیات کی جو

بارش ہو رہی تھی اور اللہ کی ر   ں اور برکتوں کا جو نزول ہو رہا تھا۔ وہی انوار و تجلیات اور وہی ر   ں اور برکتوں کا نزول آج کے مجاہدین ختم نبوت پر اسی طرح نازل ہو رہا ہے۔ زمانے کا فرق ہے کام ایک ہی ہے۔ صحابہؓ نے اپنے وقت کے جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور ہم اپنے وقت کے جھوٹے نبی مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ دنیا سے چلے گئے ان کی جگہ دوسرے مجاہدین ختم نبوت آ گئے اور نئے مدعیان نبوت بھی آ گئے۔ زمانہ گزرتا رہا۔ گردش لیل و نہار جاری رہی۔ جھوٹے نبی بھی آتے رہے اور ان کی سرکوبی کے لیے نئے مجاہدین ختم نبوت بھی آتے رہے۔ حتیٰ کہ ہمارا زمانہ آ گیا اور یہ لشکر مجاہدین ختم نبوت اسی لشکر کا اپنے وقت میں آخری حصہ ہے۔ اس لشکر کا پہلا حصہ صحابہ کرامؓ ہیں اور اس لشکر کا آخری حصہ آج کے مجاہدین ختم نبوت ہیں اور اس سارے لشکر کی قیادت مجاہد اعظم ختم نبوت جناب سیدنا صدیق اکبرؓ فرما رہے ہیں۔ پرچم ختم نبوت یارِ غار کے ہاتھوں میں ہے اور سارا لشکر ان کی کمان میں گامزن ہے۔ انشاء اللہ آنے والے وقت میں بہت سے مجاہدین ختم نبوت اس لشکر میں شامل ہوتے رہیں گے اور انشاء اللہ کل یہ سارا لشکر صدیق اکبرؓ کی قیادت میں بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

خاتم النبیینؐ کے امتیو! اگر لاہور سے کوئی ٹرین کراچی کے لیے روانہ ہوتی ہے اور انجن کے ساتھ سو ڈبے بندھے ہوئے ہیں۔ جہاں انجن کراچی پہنچے گا وہاں آخری ڈبہ بھی کراچی پہنچے گا۔ جہاں صدیق اکبرؓ اور صحابہ کرامؓ جنت میں پہنچیں گے وہاں آج کے مجاہدین ختم نبوت بھی اُن کی قیادت میں جنت میں پہنچیں گے۔ (انشاء اللہ)

ختم نبوت کے پاسبانو! اپنے مقدروں پر ناز کرو، اپنے نصیبوں پر رشک کرو، اللہ پاک تم سے وہ کام لے رہا ہے جو صحابہؓ سے لیا تھا، اللہ تم سے وہ کام لے رہا ہے جو خالدؓ بن ولید سے لیا تھا۔ اللہ نے تمہیں اس مشن پر لگا دیا ہے، جس مشن کے لیے حضرت حبیبؓ بن زید انصاری، حضرت زیدؓ بن خطاب، حضرت ثابتؓ اور حضرت سالمؓ جیسے کبار صحابہؓ نے اپنی جانیں نثار کی تھیں۔ جس مقصد کے لیے ستر بدری صحابہؓ نے جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ جس مقصد کے لیے سات سو حفاظ قرآن صحابہؓ نے یمامہ کے میدان میں شہادت کی سرخ قبا پہنی تھی۔ جس مقصد کے لیے بارہ سو صحابہ کرامؓ نے یمامہ کے میدان کو اپنی لاشوں سے سجا دیا تھا لیکن آنے والی امت کو یہ پیغام دے دیا کہ اگر ناموسِ ختم نبوت پر اتنی بڑی قربانی بھی دینا پڑے تو دے

دینا لیکن رسول خاتم ﷺ کے تاجِ ختم نبوت کی طرف کوئی ہاتھ بڑھنے نہ دینا۔

تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے مجاہد کو حضور ﷺ سے ایک بہت بڑی نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے قرب رسول ؐ مل جاتا ہے اور وہ رحمت رسول ؐ اور شفاعت رسول کو اپنی جانب متوجہ کر لیتا ہے۔ قادیانیوں کے خلاف کام کر کے وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ حواری رسول ؐ ہے۔ وہ حمایتی رسول ؐ ہے۔ وہ عاشق رسول ؐ ہے، اسی لیے تو وہ کائنات کے بدترین گستاخانِ رسول قادیانیوں سے نبرد آزما ہے۔ جسے رسول ﷺ سے نسبت حاصل ہوگئی۔ وہ کائنات کی سب سے بڑی دولت کو پا گیا۔ یہی وہ نسبت تھی جس پر صحابہؓ ناز کیا کرتے تھے۔ کیونکہ یہی وہ نسبت تھی جس نے انہیں دنیا میں ہی جنت نشیں بنا دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہہ دیا تھا ''اے حجر اسود! تو ایک سیاہ رنگ کا پتھر ہے۔ نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان دے سکتا ہے۔ عمرؓ تجھے کبھی نہ چومتا۔ عمرؓ تجھے فقط اس لیے چومتا ہے کہ میرے آقا جناب محمد ﷺ نے تجھے چوما ہے۔'' یہ نسبت ہی کی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ میں ایک رکعت کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر ملتا ہے اور مسجد نبوی میں ایک رکعت کا ثواب پچاس ہزار رکعتوں کے برابر ملتا ہے۔ یہ نسبت ہی کا فیضان ہے کہ حضور ﷺ کا خچر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا، حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ اور اصحاب کہف کا کتا بھی جنت میں جائیں گے۔

مالی نے صبح شاہی باغ سے رنگا رنگ پھول توڑے اور ایک حسین گلدستہ بنا دیا۔ پھر اس گلدستہ کو باندھنے کے لیے وہیں سے گھاس توڑی۔ گھاس کی رسی بنائی اور اس سے گلدستہ کو باندھ دیا۔ مالی بادشاہ کے کمرے میں پہنچا اور کمرے میں میز پر رکھے گلدان میں گلدستہ سجا دیا۔ سارے کمرے میں خوشبو پھیل گئی۔ میز نے گھاس سے کہا کہ تو تو بکریوں اور بھینسوں کی خوراک ہے۔ تیرا بادشاہ کے کمرے میں کیا کام؟ گھاس نے جواب دیا۔ میں واقعی بکریوں اور بھینسوں کی خوراک ہوں لیکن مجھے ان پھولوں سے ایک نسبت حاصل ہے کہ میں ان پھولوں کے قدموں میں رہتی ہوں۔ اس نسبت کی وجہ سے میں بھی بادشاہ کی میز پر پہنچ گئی۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ مٹھائی کا ڈبہ مٹھائی کے بھاؤ ہی تولا جاتا ہے اور کنجوس سے کنجوس گاہک بھی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ ایک دن کسی نے مٹھائی کے ڈبے سے کہا کہ تو تو ردی کاغذ اور توڑی وغیرہ سے بنا ہوا ہے۔ تجھ سے خوشبو بھی نہیں آتی۔ ذائقہ تیرا ایسا کڑوا کسیلا

کہ کوئی تجھے اپنی زبان پر رکھنے کو تیار نہیں۔ پھر تو مٹھائی کے بھاؤ کیسے تلتا ہے؟ ڈبے نے جواب دیا۔ ''میں مٹھائی کی دوکان میں مٹھائی کے ساتھ رہتا ہوں۔ اس نسبت نے مجھے بھی سرفراز کر دیا۔''

فقہاء نے قرآن پاک کے بارے میں مسئلہ لکھا ہے کہ قرآن پاک کو بے وضو چھونے کی اجازت نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ قرآن پاک کا حاشیہ جس پر قرآن نہیں لکھا ہوتا اور وہ بالکل خالی ہوتا ہے اسے بھی بغیر وضو چھوا نہیں جا سکتا۔ کسی نے حاشیے کے کاغذ سے پوچھا کہ تجھ پر تو قرآن نہیں لکھا ہوا۔ تجھے یہ تقدس کیسے مل گیا؟ حاشیے نے جواب دیا ''میں قرآن کے ساتھ رہتا ہوں اور اس قرب کی نسبت نے مجھے بھی مقدس اور منزہ بنا دیا۔'' کسی شخص نے مسجد کے صحن میں مٹی ڈالنے کے لیے ایک مٹی کا ٹرک منگوایا۔ اس نے آدھی مٹی مسجد کے صحن میں ڈال دی اور آدھی مسجد کے باہر گلی کو اونچا کرنے کے لیے ڈال دی۔ جو مٹی مسجد کے اندر ڈال دی گئی وہ پاکیزہ ہوگئی۔ کوئی شخص اس پر جوتا لے کر نہیں آ سکتا جبکہ باہر گلی والی مٹی پر ہر بندہ اپنے جوتے بھی جھاڑ سکتا ہے۔ جانور بھی وہاں سے گزر سکتے ہیں۔ وجہ یہ ٹھہری کہ مسجد کے صحن کی مٹی نے مسجد کے دامن میں آ کر مسجد سے نسبت حاصل کر لی اور اسے مسجد کی حرمت مل گئی۔

مسلمانو! ایک مجاہد ختم نبوت، قادیانیوں سے نبرد آزما ہو کر عقیدہ توحید کی حفاظت کر کے اللہ سے ایک نسبت قائم کر لیتا ہے۔ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے تاج و تخت ختم نبوت اور آبروئے رسول کی حفاظت کر کے شافع محشر ﷺ سے ایک نسبت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ قادیانیوں کی قرآنی تحریفات کا مقابلہ کر کے قرآن سے ایک تعلق قائم کر لیتا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کے قاتل ہاتھوں سے حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کر کے حدیث رسول ﷺ کی خدمت کر جاتا ہے۔ وہ قادیانیوں کی لچر زبان کا منہ توڑ جواب دے کر اُمہات المومنینؓ کی عزت کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ قادیانیت کے جعلی عقیدہ صحابیت کے پرخچے اُڑا کر صحابہ کرامؓ سے ایک نسبت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کے جعلی اہل بیت کی دھجیاں اُڑا کر حضور سرور کائنات ﷺ کے اہل بیتؓ کی شان بیان کرتا ہے اور اہل بیت سے ایک نسبت پا جاتا ہے۔ وہ قادیان اور ربوے کی مذمت اور مرمت کر کے مکہ اور مدینہ کی عزت کی حفاظت کر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے ایک والہانہ تعلق پیدا کر لیتا ہے وہ قادیان کے نام نہاد ''اولیائے

کرام“ کی بدمعاشیوں کی پٹاریاں کھول کر لوگوں کے سامنے ان کی نمائش لگا کر ان کی پھک اُڑاتا ہے اور سچے اولیاء کرام کی شان بیان کر کے اولیائے کرام سے ایک نسبت حاصل کر لیتا ہے۔

سرور کائنات ﷺ کے پیارے امتیو! کہاں تک لکھوں۔ کہ ایک مجاہد ختم نبوت کتنی نسبتیں حاصل کر لیتا ہے۔ کتنی عظمتوں کو پالیتا ہے۔ اپنے دامن کو کتنے انعامات سے بھر لیتا ہے۔ اس کے سر پر کتنی شفقتوں کے سائے آجاتے ہیں۔ کتنی آسمانی محفلوں میں اس کا تذکرہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ کیسے کیسے عظیم انعامات کا وعدہ کیا جاتا ہے؟

مسلمانو! وقت آواز دے رہا ہے۔ زمانہ صدا لگا رہا ہے...... ہے کوئی ان نعمتوں کو حاصل کرنے والا؟ اہل وفا کا قافلہ سوئے جنت جا رہا ہے۔ ہے کوئی جنت کا مسافر؟ ہے کوئی جنت الفردوس کا رہرو؟ ہے کوئی حوروں کا طلبگار؟ ہے کوئی شراب طہور کے جام نوش جاں کرنے کا آرزومند؟ ہے کوئی موتیوں کے محلات کا طلبگار، ہے کوئی سونے کی مسہریوں پر گاؤ تکیے لگا کر بیٹھنے اور جنت کی دلنشیں بہاروں اور نظاروں کی وید کا طالب؟ ہے کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی زیارت کا خواہش مند؟

بولو!...... بولو!...... کہ اہل وفا کا قافلہ بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اور وقت کا متحرک پہیہ کسی کا انتظار نہیں کیا کرتا!!!

خاکپائے شہید اول ختم نبوت
حضرت حبیبؓ بن زید انصاری

محمد طاہر عبدالرزاق

بی ایس سی۔ ایم اے تاریخ